﴿قرآن پاک کی تلاوت کے باطنی آداب﴾

سورۃ النحل آیت ۹۸.

ہم اس عظیم نعمت پے شکر گزار ہے کہ اس نے ہمیں اس نے ہمیں قرآن کو ترجمے کے ساتھ پڑھنے کا موقع دیا اور یہ ہفتے کے بعد ہم حاضر ہوتے ہے اور اس کی برکتیں پورا ہفتہ جاری رہتی ہے اور اس کی بے شمار رحمتیں آنے والے وقتوں میں (انشااللہ) اللہ ہمیں عطا فرمائیں گا سورۃ النحل میں صفحہ نمبر ۱۰۶ پر آیت نمبر ۹۸ کو پڑھنے سعادت حاصل ہوگی ۲ آیت ہیں اور مضمون چونکہ ایک ہے لیکن الگ الگ اس کو ذکر کرنے کا اللہ موقع دے گا اللہ نے ارشاد فرمایا۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

جب تم قرآن کی تلاوت کرنے لگو اور پناہ مانگو اللہ تعالی سے اس شیطان کی وسوسہ اندازیوں سے جو مردود ہے یقیناً اس کا زور نہیں چلتا ام لوگوں پر جو سچے دل سے ایمان لائیں ہیں اور اپنے رب پر کامل بھروسہ رکھتے ہے اس کا زور تو بس ان پر چلتا ہے جو یارانہ گانٹھتے ہے اس سے یعنی دوستی کرتے ہے اس سے اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرتے ہے۔

یہ تین آیت ہے اس میں اللہ واضح فرمارہا ہیں پہلے تو اپنے قرآن کے حوالے سے بات کی ہے اور ترتیب بڑی خوبصورت بنائی ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا

جب تم قرآن کی تلات کے نے لوگوں اس شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آجاؤ۔

لہذا یہ کے کسی بھی اللہ کی عبادت کے جو آداب ہوتے ہے کسی شیخ کی جو اہمیت ہوتی ہے اس کے آداب سے پتہ چلتا ہیں اگر آداب کا علم ہوجائے تو پھر انسان جو ہے اس عبادت کو بہتر کرتا ہیں اور اگر آداب پتہ نہ ہو تو پھر عبادت میں بہتری نہیں آسکتی جتنی کوئی چیز بڑی ہوتی ہے اتنے ہی بڑے اس کے آداب ہوتے ہے اتنے بڑے اس کے معاملات ہوتے ہے لحاظہ جو شخص جانتا ہے کہ شبِ قدر کیا ہے شبِ برات کیا ہے یا وہ یہ جانتا ہے کہ رمضان کی اہمیت کیا ہے تو وہ یقیناً اس کی برکتیں بھی لوٹے گا رمضان کی برکت اسے ہی ملے گی جو رمضان کے آداب جانے گا شبِ برات اور شبِ قدر اسے ہی ملتی ہے یا اسے ہی برکتیں ملتی ہیں جو ان دونوں راتوں کو جانتا ہیں کہ یہ کیا ہیں ورنہ دیکھو نہ جب شبِ قدر آتی ہے جب شب برات آتی ہے تو کافروں کے اوپر بھی وہ رات آتی ہے وہ کہتے ہے ہمیں تو کوئی پتہ نہیں یہ عام رات ہے اس میں وہ جاگ رہے ہیں سو رہے ہیں کھانا کھا رہے ہیں اور جنہیں پتہ ہو کے آج شبِ قدر ہے ان کا انداز دیکھو کیا ہے بدل جاتا ہے انداز شبِ برأت میں ہے رمضان کا جو نہی مہینہ آتا ہے تو پوری دنیا میں رمضان آتا ہے نہ کافروں پے بھی آتا ہے ہندوں میں بھی آتا ہے یہ جب آتا ہے تو وہ کہتے ہے ٹھیک ہے رمضان ہوتا ہوگا وہ کھا رہے ہے پی رہے ہے اٹھ رہے ہے اپنی زندگی کی عام روٹین میں ہے ان کیلئے رمضان ہے نہیں ہے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن مسلمان جانتا ہے کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اور اس کے آداب کیا ہیں؟ اس کے معاملات کیا ہیں؟ لہذا وہ اپنے آپ کو بدل دیتا ہیں سارا دن بھوکا رہے گا کھانا نہیں کھائے گا اسے پتہ ہے رمضان کا عید کا دن آتا ہے تو عید کے دن میں اب عام دن ہوتا ہے وہ بھی سوموار ہے منگل ہے بدھ ہے جو بھی دن ہے عید کا دن ہے مسلمان جو عید کی خوشیاں ہیں وہ منا رہا ہوتا ہیں جو باقی ہیں وہ کہہ رہے ہوتے ہیں ہمیں کوئی پتہ نہیں ہے یہ تو tuesday ہے wednesday ہے thursday ہے ہمیں نہیں پتہ یہی ہے تو جو جانتا ہے آداب برکتیں بھی وہی لیتا ہے

''آداب کا علم ہونے سے برکتیں ملتی ہے۔''

جس کو پتہ نہ ہو اب دیکھیں نہ دنیا میں سارے انسان بستے ہیں دو آنکھیں ہے کان ہے ہاتھ پاؤں ہیں جسم ہے اسی طرح زندگی ہے عام لوگ ہیں لیکن جو نہی تمہارے سامنے تمہارا مرشد آتا ہے تو ساتھ ہی انداز بدل جاتے ہے تو بھئی کیا ہوا یہ بھی تو انسان ہی ہے نہیں نہیں ہے تو انسان ہی ہے لیکن ہمیں پتہ ہے یہ کون ہے؟ ہم جانتے ہیں یہ ہے کون لہذا اس جاننے سے اسکے آداب پتہ ہوتے ہے اور برکت ملتی ہے اسی طرح جو حضور ﷺ کو جانتے ہیں وہ جانتے ہیں حضور ﷺ کے آداب کیا ہوتے ہیں جنہیں پتہ ہے آپ اللہ کے رسول ہے اور آپ اللہ کی بارگاہ کے بڑے برگزیدہ ہے لہذا وہ ان کا ادب بھی اسی طرح کرتے ہیں کیونکہ ان کو پتہ ہے یہ کون ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ

”آپ اس وقت تک برکت نہیں لے پاتے جب تک آداب کا آپکو پتہ نہ ہو۔“

قرآن پڑھنے سے آداب جان لو

﴿ ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں ﴾

اللہ سبحان تعالی نے قرآن پاک میں فرمایا مجھ سے کچھ لینا چاہتے ہو تو پہلے میری پناہ میں آؤ

ادب پتہ ہونا چاہیے تو قرآن ایک اسی عظیم اللشان کتاب ہے قرآن چاہتا ہیں کے مجھے پڑھنے والے پہلے مجھے جان لیں اب دیکھیں واضح کر دیا جب بھی تم قرآن کی تلاوت کرنے لگو تو اللہ کی پناہ میں آجاؤ شیطان کے شر سے بچ جاؤ اللہ کی پناہ میں آؤ دنیا کی کوئی کتاب یہ دعوی نہیں کر سکتی کوئی book یہ دعوی نہیں کر سکتی کے مجھے پڑھنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لو یا اعوذ باللہ پڑھ لو اس کے بعد میری تلاوت یا میری reading شروع کرو تو کوئی کتاب نہیں قرآن اسکا دعوی کرتا ہیں قرآن کہتا ہیں مجھے پڑھنے سے پہلے شیطان سے پناہ میں آجاؤ یہ بہت ضروری ہے تو پتہ چلا یہ عام کتاب نہیں ہے تب ہی اس کا انداز بھی خاص بنایا اس کو کھولنے سے پہلے قرآن کہہ رہا ہیں مجھے جب شروع کرنے لگو تو پہلے اللہ کی پناہ میں آؤ شیطان مردود سے بلکل اسے ہی جب تم نے کوئی اعلی چیز لینی ہو تو اپنے دادا کی گود میں چلے جاتے ہے والدہ کی گود میں چلے جاتے ہے بڑے بھائی کے والد صاحب کے بازوں میں چلے جاتے ہے ابا جی مجھے لے کے دو تو جب تم اس گیرے میں آجاتے ہے تو والد جو چاہے لے کے دے گا تو اللہ قرآن میں کہہ رہا ہے کہ اگر مجھ سے کچھ لینا چاہتے ہو تو پہلے میری پناہ میں اندر آؤ میرے پاس آؤ اس کے بعد قرآن کی برکتوں کی بات ہوگی پہلے میری پناہ میں آؤ گے تو پھر قرآن شروع ہوگا آپ اس کی وسعت دیکھیں آپ اس کی عظمت دیکھیں آپ اس کی بڑائی دیکھیں قرآن کی اعلی ظرفی دیکھیں کہ اللہ کی پناہ شروع کرنے سے پہلے ہی مل رہی ہے ابھی تلاوت شروع نہیں ہوئی ابھی تلاوت کا معاملہ نہیں بنا اس سے پہلے ہی اللہ کی پناہ نصیب ہو رہی ہے کیسی عظیم کتاب ہے (سبحان اللہ)

شیطانیت اور رحمانیت اکٹھی نہیں رہ سکتی

جب تلاوت کرنے لگو پہلے میرے پاس آجاؤ کیونکہ دونوں میں سے ایک ہی چیز رہ سکتی ہے یا تو اللہ کی کرم نوازیاں ہونگی یا تو شیطان ہوگا دو اکٹھی نہیں ہو سکتی شیطانیت اور رحمانیت اکٹھی نہیں ہو سکتی رحمانیت اور شیطانیت کو اکٹھا نہیں رکھا جا سکتا اگر تم اللہ کی پناہ میں آؤ گے تو شیطان سے دور رہو گے اور اگر شیطان کے پاس ہونگے تو اللہ سے دور رہو گے تو دونوں کا ایک جگہ اکٹھے ہونا ممکن نہیں تو اللہ فرما رہا ہیں یہ نہیں ہو سکتا پہلے میرے پاس آجاؤ میری پناہ آجاؤ لہذا قرآن پاک کو پڑھنے کے روحانی جسمانی آداب بہت ضروری ہے ہمیں ہر صورت ان کو دہرانا چاہئے اور ہمیں یہ بہت زیادہ پتہ ہونا چاہیے کہ قرآن کو پڑھنے کے معاملات کیا ہیں؟ ہر بار جب بھی قرآن پڑھا جائے اس کو دہرایا لیا جائے ان کو اچھی طرح پھر سے تازہ کر لیا جائے تا کہ اسکے اوپر سے گرد اترتی رہے اور اللہ اپنے قرآن کی عزتیں دیتا رہے۔

قرآن پاک کی تلاوت سے پہلے باطنی آداب

قرآن پاک کو پڑھنے سے پہلے تلاوت سے پہلے کچھ آداب ہوتے ہے وہ ذہن نشین ہونے چاہیے ہر قاری کو قرآن پڑھنے والے کو قرآن پڑھنے سے پہلے کے آداب پڑھنا بہت ضروری ہے قرآن جب پڑھا جاتا ہیں اس کے تو کچھ اور آداب ہے اس کے پہلے جو آداب ہے اسکا علم بہت اہمیت رکھتا ہے تب ہی آپ صحیح پڑھ پائے گے۔

پہلا ادب

☆ قرآن کھولنے سے پہلے دہرایا جائے کہ یہ کلامِ خدا ہے

سب سے پہلا ادب قرآن کا یہ ہے قرآن پڑھنے والا اس کے پڑھنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین کر لے کہ میں اللہ کا کلام پڑھنے لگا ہوں یہ کلامِ خدا ہیں وہ اس کو کھولنے سے پہلے وہ اس کو دوہرائے گا کہ میں اللہ کے کلام کو پڑھنے لگا ہو کسی انسان کا نہیں کسی دیو جن پَری کا نہیں ہے کسی بھی مخلوق کا نہیں ہے خلق کا کلام ہے جس نے مجھے اور پوری کائنات

کو پیدا کیا وہ جو بولے گا کہہ رہا ہے میں وہ سننے لگا ہوں اس کو پڑھنے لگا ہوں جونہی ایسا سوچے گا اس کے دل پر اللہ کی جلالیت کا نور پیدا ہو گا اس کے دل پر اللہ کی جلالیت نازل ہوگی کہ میں اللہ کا کلام پڑھنے لگا ہوں۔

مثال

اب دیکھیں نہ والد صاحب کا خط آئے اس کو پڑھتے بھائی کا خط آئے اس کو پڑھتے ہے امی کا آئے اس کو پڑھتے ہے کیسی محبت سے پڑھتے ہے کہ میرے باپ کا خط آیا ہے اگر کسی دوست کا میسج آجائے تو اس کو بڑے پیار سے پڑھتے ہے کہ میسج آیا ہے دوست کا کتنی اچھی بات میرے دوست نے بھیجی ہے آپ اس کو کتنی تسلی سے پڑھتے ہے اپنے شیخ کی بات کو آپ کیسے پڑھتے ہیں اللہ کی کلام کو کیسے پڑھتے ہوں گے اس کا تو انداز جدا ہونا چاہیے کہ یہ اللہ کا کلام پڑھنے لگا ہوں پہلے اچھی طرح دل میں اس کو دہرائیں یہ اللہ کا کلام پڑھنے لگا ہو میرے رب کا یہ کلام ہے جو اللہ بارگاہ کی کلام کی جو سعادت ہے فرمایا

''جو اللہ کے کلام کی سارے کاموں پہ ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے اللہ کی فضیلت سب پر ہے''

ایسے اللہ کا کلام سب کلاموں پر فضیلت رکھتا ہیں یعنی جو تم پڑھنے لگے ہو سب سے بہترین کلام ہیں اس سے خوب صورت کوئی کلام نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ اللہ کا کلام ہے اللہ توفیق دے اس کو دہرایا کرو کہ قرآن پڑھنے سے پہلے ان چیزوں کو جانو۔

☆ دوسرا ادب

قرآن پاک پڑھنے سے پہلے یہ جانا جائے کہ یہ کلام کس پر اترا ہے؟

☆ قرآن کا ادب پڑھنے سے پہلے یہ ہے کہ یہ جانا جائے کہ جب یہ اترا ہے تو کس پہ اترا ہے یہ آیا کس کے اوپر اللہ نے جب اس کو بھیجا تو کس کو دیا ہے یہ کس کے پاس ہے کون اس کا امین ہے کس کے پاس یہ موجود ہے یہ جانو جونہی یہ علم ہو گا کہ اللہ نے قرآن کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے سینے پر نازل فرمایا ہے

ہم نے تو اس کو آپ کے دل پہ نازل کیا ہے یہ دل مصطفیٰ ﷺ ہے جس کے اندر قرآن کا نزول ہوا تو علم ہو گیا کہ اتنی قیمتی چیز تھی تو اس کو کہاں رکھا دیکھیں آپ اپنی قیمتی شے کہاں رکھتے ہیں جب آپ کو پتہ ہو کہ میری یہ شے بہت قیمتی ہے اور اس کی میری نظر میں بڑی اہمیت ہے تو اس کو آپ وہاں رکھیں گے جہاں کوئی بھی پہنچ نہ سکے اس قیمتی شے کی حفاظت کے لیے آپ اعلیٰ قسم کی الماری کا انتخاب کرے گے جس کو کوئی توڑ نہ سکے جس کو کوئی نقصان نہ دے سکے کہ میری قیمتی شے ضائع نہ ہو تو اللہ نے قرآن کے لئے سینہ مصطفیٰ ﷺ کو چونا یہ حضور ﷺ کے سینہ مبارک پہ نازل ہوا۔ (اللہ)

مفسرین بڑا خوب صورت جملہ یہاں لکھتے ہے بڑی خوب صورت بات کرتے ہیں مفسرین فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ سمجھ نہیں آرہی ہم قرآن کو عظیم کہیں یا سینہ مصطفیٰ ﷺ کو عظیم کہیں ہم یہ وسوسے میں ہے کہ کس کو عظیم کہیں کہ جس قرآن کی حفاظت درکار تھی جس کو وہاں رکھا گیا جو اس قابل تھا جس کے اندا اس کی حفاظت ہو سکتی تھی اب وہ قرآن وہاں موجود ہے حضور ﷺ کے سینہ مبارک سے پوری کائنات کو قرآن کا نور نصیب ہو رہا ہے قرآن تو اصل میں وہاں پڑا ہوا ہے تو وہاں سے ان لفظوں کی شکل میں ہمارے پاس نور آرہا ہے پیچھے اس کا لنک جو ہے وہ حضور ﷺ کے سینہ اقدس کے ساتھ جوڑا ہوا ہیں تو یہ دوسری بات جانے کے یہ کہاں ہے یہ جو نظر آرہا ہے یہ جو کتاب ہے یہ تو اس کی صرف ایک فوٹوسٹیٹ ہے یہ ایک اس کی رافلیکشن ہے یہ اس کا ایک سایہ ہے اس لیے کے یہ پھٹ بھی سکتا ہیں اسلئے کے یہ اِدھر اُدھر کہیں گر بھی سکتا ہیں اصل میں قرآن حضور ﷺ کے سینہ مقدس میں ہے لوحِ محفوظ سے آپ کے سینے پر نازل کیا گیا۔ اس سے پتہ چلا کے یہ کہاں ہے۔

☆ تیسرا ادب

قرآن کھولنے سے پہلے جانے کہ قرآن اس کی نظر میں کیا ہے؟

☆ پھر قرآن کھولنے والا پڑھنے والا یہ جانے اس بات کا پتہ رکھے جان لے کہ جن کے اوپر یہ اترا ہیں ان کی نظر میں قرآن کیا ہے؟ وہ قرآن کو کس نظر سے دیکھتے ہے؟ اللہ تعالیٰ کی با

رگاہ سے برکتیں تو بہت بڑی ہے اللہ تعریف فرماتا ہے۔۔۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں یہ وہ کتاب ہے جو شفا بھی ہے رحمت بھی ہے یہ وہ کتاب ہے جو ہدایت ہے متقین کیلئے یہ وہ کتاب ہے جو ہم نے اپنے سوہنے محبوب ﷺ کے سینے پر اتاری تو اللہ تعریف کرتا ہی ہے اس کا تو کلام ہے نہ وہ تو کرے گا تعریف جن کو ملا ہے وہ اسکو کیسے دیکھتے ہیں اور **حضور کی نظر میں قرآن کیا تھا آقا علیہ السلام اس کو کیا کہتے ہے (اللہ اکبر)**

آپ کے اردگرد بہت کچھ لکھا ہوا ہیں میرے نبی کی بڑی باتیں ہے قرآن کے حوالے سے بڑا آپ نے کلام کیا قرآن کے اوپر اور قرآن کی طرف اپنی امت کو بلویا بڑے بڑے خوب صورت آپ کے وہ چونے ہوئے لفظ ہے وہ ان کو دہراتے ہوئے رہنا چاہئے اللہ نے فرمایا

''تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو قرآن پڑھتا ہے اور پڑھتا ہے۔''

کسی ساتوی اٹھوی کلاس کے بچے کو یہ جملہ بولو گے نہ اسے سمجھ آجائے گی نبی کیا کہہ رہا ہے تم بہترین بنانا چاہتے ہو گھر میں بہترین بنانا چاہتے ہو دوستوں میں بہترین بنانا چاہتے ہو سسرال میں بہترین بنانا چاہتے ہو جاب میں بہترین بنانا چاہتے ہو اولاد کیلئے اپنے بہن بھائیوں کے لئے معاشرے کے لئے ارے تم بہترین بنانا چاہتے ہو ملک کے لئے امت کے لئے قرآن پڑھو اور پڑھنا شروع کر دو بس تم بہترین بن جاؤ گے تم بیسٹ ہو جاؤ گے تم سے اوپر کوئی نہیں ہو گا تم قرآن کے ساتھ جوڑ جاؤ حضور ﷺ نے یہ جملہ کہہ کے سارے مسئلے حل کر دیئے قرآن کا اس سے خوب صورت تعارف نہیں پیش کیا جا سکتا تم میں سے جو بہترین ہے وہ قرآن پڑھتا اور قرآن پڑھاتا ہے (انشاءاللہ) پھر فرمایا

''قرآن اللہ کی رسی ہے جس کا ایک سرا تمہارے ہاتھ میں اور دوسرا اللہ کے ہاتھ میں درمیان میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔''

درمیان میں کوئی موڑ نہیں کوئی سوکم نہیں کوئی کسی قسم کی درمیان میں دخل اندازی نہیں جو نہی تم قرآن پڑھتے ہو ڈرایکٹ اللہ سے کلام کی سعادت نصیب ہوتی ہے اللہ کی برکت ڈرایکٹ تمہارے اوپر آپڑتی ہے اس سے خوبصورت قرآن کو بیان کیسے کیا جائے تو پھر فرمایا

جو قرآن کی ایک آیت کو سمجھ کے پڑھتا ہیں ساری رات کی نفلی عبادت سے بہتر اللہ ثواب عطا فرماتا ہے

ایک آیت کو سمجھ کے پڑھنے والا ساری رات کی عبادت سے زیادہ ثواب پائے گا اگر کوئی قرآن کو سمجھ کے ایک آیت ہی پڑھ لے اتنی برکت ابھی ایک آیت ہم نے پڑھی ہے

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ

اللہ کا نبی فرمارہا ہیں ساری رات تم بیٹھے رہو سردیوں کی راتیں بڑی لمبی ہوتی ہیں آپ سات بجے شروع ہو جب عشاء شروع ہوتی ہے تو فجر صبح سات بجے ۵ منٹ پر سورج نکلتا ہے یعنی پورے ۱۲ گھنٹے کی رات بیٹھ سکتے ہو اتنی دیر سردیوں کی ٹھنڈی رات ہے اتنا وقت مصلے پر گزارا جا سکتا ہیں میرا نبی ﷺ کہہ رہا ہیں آؤ میں تمہیں بتاؤ گزارا جا سکتا ہیں ایک آیت پڑھو اس کو ترجمے سے جان لو ساری رات کی عبادت کا ثواب ہے اللہ تمہیں عطا فرمائے تو پہلے جانیں یہ کہ یہ اس کی نظر میں کیا ہے؟ جس کے اوپر اترا ہر رمضان میں جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ حضور ﷺ قرآن کا دور کیا کرتے تھے قرآن کا دور ہوتا تھا دور مطلب راوین قرآن کا شا بینہ ہوتا تھا جبرائیل آجاتے حضور ﷺ بھی سارے کام فارغ ہوتے مسجد میں گزارتے اس سے پہلے پہلے اپنے سارے کام سمیٹ لیتے سارا رمضان آپ قرآن کے ساتھ ہی گزارتے۔

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا رمضان کا تعریف ہی قرآن رہا حضور ﷺ پورا رمضان قرآن کے ساتھ دور فرماتے تھے جبرائیل آجاتے وہ آپ کو قرآن سناتے حضور ﷺ ان کا قرآن سنتے پھر جب وہ سنا لیتے حضور ﷺ قرآن سناتے جبرائیل سنتے یوں یہ کلاس چلتی رہتی سننا سونا چلتا رہتا اور دور قرآن کا ہوتا صحابہ آ کے حضور ﷺ سے قرآن سنتے ہر وقت قرآن کے درس قرآن کے ہلکے قائم رہتے پورے رمضان میں۔

☆ چوتھا ادب

صحابہ تابعین فقہ شریعت ہمارے امام اور اولیا انہوں نے کس نظریئے سے قرآن کو دیکھا

پھر اس کے بعد یہ جانا جائے کہ صحابہ اور دیگر تابعین فقہ شریعت جو ہمارے امام ہے بڑے اولیا دنیا میں آئے انہوں نے کس نظریئے سے قرآن کو دیکھا ہے وہ قرآن کو کیسے پڑتے تھے کیسے جانتے تھے۔

☆سیدنا صدیق اکبرؓ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ قرآن پڑھتے تو اتنی قرآن کے ساتھ شرف کی حالت تھی ایسی قرآن کے ساتھ کیفیت تھی اتنی قرآن کے ساتھ محبت تھی کہ بیٹھے بھی قرآن پڑھتے کھڑے بھی قرآن پڑھتے گلیوں میں سے گزرتے بھی قرآن پڑھتے اور ایسی دردناک آواز ہوتی کہ حضورﷺ سے بتایا گیا کیا آقا ابوبکرؓ سے کہیں کہ وہ گلیوں سے گزرتے قرآن نہ پڑھا کریں جب وہ گلیوں سے گزرتے قرآن پڑھتے ہیں تو ہمارے بچے سن کر رو پڑتے ہے ہماری بکریاں رو پڑتی ہے انکو منع کریں کہ یہ گلیوں سے گزرتے ہوئے قرآن نہ پڑھا کرے اتنا پیار حضورﷺ نے قرآن کا دل میں ڈالا۔

☆سیدنا فاروق اعظمؓ

سیدنا جیسا فاروق اعظم جیسا شخص دس سال میں بیٹھ کر حضورﷺ کی خدمت میں سورۃ البقرہ پڑھتے ہیں دس سالوں میں سورۃ البقرہ ختم کرتے ہے خود بھی عرب ہیں حضور بھی عرب ہیں قرآن بھی عربی میں ہے کوئی رکاوٹ نہیں تھی کوئی زبان کا مسئلہ نہیں تھا کہ زبان فرق ہے وقت زیادہ لگے گا ایسا کچھ نہیں تھا دونوں عرب ہیں اور ذہین ترین انسان

"میری امت میں اگر میرے بعد کوئی نبی آنے کی گونجائش ہوتی تو وہ عمر ہوتے۔"

وہ شخص دس سالوں میں سورۃ البقرہ پڑھتا ہے کتنی تفصیل کتنی ترتیب کتنی بیٹھ بیٹھ کہ کروڑ کروڑ کے قرآن پڑھا ہو گا کس طرح پڑھ پڑھ کے دس سال گزارے ہیں یار و دس سالوں میں سورۃ البقرہ پڑھی ہے تو باقی قرآن کتنی دیر میں پڑھا ہو گا ایک سو تیرہ سورتیں اور بھی ہے تو کتنا قرآن سے محبت تھی صحابہ کو کتنا قرآن سے پیار تھا صحابہ فرماتے ہیں
ہم جب قرآن کی آیت پڑھتے حضورﷺ سے ہم جب آقاﷺ سے قرآن کی آیت پڑھتے تو جب تک ہم اس آیت پر عمل نہ کر لیتے اگلی آیت نہیں پڑھتے تھے۔ہم اس سے اگلی آیت کا مطالعہ ہی نہیں کرتے تھے جب تک اس پچھلی آیت پر ہمیں پوری طرح شعور علم پوری طرح تسلی یہ جب تک پتہ نہ چل جاتا کی اس آیت سے اللہ کیا مراد لے رہا ہے کیا چاہ رہا ہے کیا اس کے پیچھے معاملات کیا ہے اس کے پیچھے چھپی باتیں راز کی باتیں معرفت کی گرائمر کیا ہے ہر چیز پتہ کر کے پھر ہم اگلی آیت شروع کرتے تو یہ صحابہ کا انداز تھا۔

☆سیدنا امام حسینؓ

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ بہت خوب صورت انداز اختیار کیا۔

؎ سر کٹ کے چڑھ گیا نیزے کی نوک پہ

وہاں بھی قرآن کی تلاوت فرما رہے لوگ حیران ہے آواز آتی ہے قرآن پاک پڑھنے کی بندہ نظر نہیں آتا اِدھر اُدھر دیکھتے ہیں جب غور کیا تو نیزے کی نوک پے حسین کا سر قرآن پڑھ رہا ہے قرآن کی آواز آ رہی ہے قرآن کی تلاوت ہو رہی ہے اس قدر محبت تھی ان لوگوں میں جنہیں حضور نے قرآن دیا اس کے بعد علما آئے بڑے بڑے ولی غوث کتب دنیا میں آتے رہے قرآن سے بڑا پیار تھا سیدنا داتا صاحبؒ سارا دن قرآن پڑھاتے حضور غوث عظم کی گیاروی شریف کا نام ہی درس قرآن پہ ہے یہ سب کچھ قرآن سے تھا ہر چیز قرآن کے ساتھ جوڑی ہوئی ہے۔(اللہ اکبر)

☆حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ میرے اور آپ کے امام اللہ ان کی قبر پہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں (آمین) آپ کو قرآن سے کتنی محبت تھی کتنا پیار تھا کتنی بار قرآن پڑھا ہو گا اور کتنی بار قرآن کو یاد کیا ہو گا کتنی بار قرآن محبت سے تلاوت کی ہو گی اور پھر جو مسئلے نکال نکال کے بیان کیے ہوں گے جو مسائل آپ نے قرآن سے اخذ کیے اتنا قرآن میں درد عقل اور شعور استعمال کیا ہو گا ایک ایک آیت کو کتنی ہزار بار پڑھ پڑھ کے ان کے اندر سے مسائل نکالے آپ نے جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے ہاتھوں پر اور ماتھے پر قرآن کی آیتیں اوبر آئیں visible ہوئی آپ کے ہاتھوں پر قرآن کی آیتیں آپ کے ماتھے پر قرآن کی آیتیں لوگوں نے زیارت کی اتنا قرآن کے ساتھ پیار تھا اتنی قرآن سے محبت تھی۔(اللہ اکبر)

☆سیدنا اعلی حضرت امام احمد رضا خاں بریلویؒ

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؒ گزر رہے تھے کسی شخص نے آپ کو سلام کی اسلام علیکم حافظ صاحب تو آپ نے جواب دیا تو چہرے پر پریشانی کے آثار آ گئے ساتھیوں نے

پوچھا حضور کیا بات ہے پریشان لگ رہے ہیں کہا اس بندے نے مجھے حافظ کہا ہے تو میں تو حافظ ہے ہی نہیں اس کا مطلب ہے کہ لوگ میرے بارے میں یہ سوچتے ہیں مجھے حافظ سمجھتے ہیں ایک مہینے کے اندر قرآن شریف حفظ کرلیا ایک مہینے میں قرآن حافظ بن گئے کہ مجھے کسی نے حافظ کہہ دیا مجھے کسی نے حفظ والا کہہ دیا اتنا قرآن سے پیار تھا اتنی قرآن سے محبت تھی تو یہ وہ لوگ ہے جو قرآن کے آمین بنیں اور آج تک قرآن کی برکتیں ان کے در سے ہیں ان کے دم قدم سے ہیں ان لوگوں کے ساتھ قرآن کے نغمے دنیا میں لہلہا رہیں ہیں (اللہ اکبر) تو لہذا یہ ادب ہے کہ قرآن کھولنے سے پہلے یہ جانیں کہ جن لوگوں کو نبی نے آگے قرآن دیا وہ کیسے قرآن کو سمجھتے تھے اور وہ کیسے قرآن کو دیکھتے تھے ان کے اندر قرآن کا کیا جذبہ تھا۔(اللہ)

☆حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سید احمد مجددیؒ کا فرمان

میرے حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سید احمد مجددیؒ جب آپ قرآن کی بات کرتے ہیں تو دل ایسے کھل اٹھتا ہے کہ کوئی اس کا جوڑ نہیں آپ فرماتے ہیں کہ میں ان کے جملے صرف دوہرا ہی سکتا ہوں صرف انداز نہیں لا سکتا کیونکہ وہ انداز آپ کا ہی صرف آپ فرماتے ہے کہ

☆یہ قرآن ایک نشے کی طرح ہے جس کو اس کا نشہ چڑھ گیا جب نہیں چڑھا تھا تو ابوبکرؓ تھا چڑھا تو صدیق ہوا۔۔نہیں چڑھا تھا عمرؓ تھا چڑھا تو فاروق ہوا۔۔نہیں چڑھا تھا تو عثمان تھا جب چڑھا تو غنی ہوا۔۔نہیں چڑھا تو علی تھا چڑھا تو شیر خدا ہوا نہیں چڑھا تھا تو عام انسان تھا چڑھا تو صحابی ہوا۔۔نہیں چڑھا تھا تو عام انسان تھا چڑھا تو شہید ہوا۔۔نہیں چڑھا تھا تو عام انسان تھا چڑھ گیا تو جنتی ہوا

یہ مجھے یاد ہے جب آپ نے درس دیا تھا لوگ ٹکڑے مارنے لگے دیواروں کے ساتھ اتنا جذبہ اتنا قرآن کا جذبہ تو یہ جانے کے لوگ جب قرآن پڑھتے تھے حضورﷺ کے بعد تو ان کے کیا انداز ہوتے تھے لوگوں کے یہ قرآن کا ادب ہے (انشاءاللہ)

ابھی قرآن کھولا نہیں ہے ابھی کھولنے سے پہلے کے آداب ہیں یہ کھولنے سے پہلے اس کی عظمتیں ہیں یہ کھولنے سے پہلے کی برکتیں ہیں اس کی رفتیں ہیں بلندیاں ہیں یہ کھولنے سے پہلے قرآن کے پیار و محبت کے سمندر ہیں جو پہلے دل میں اترے تو قرآن کھولے اس سے پہلے قرآن نہ کھولے اس سے پہلے قرآن کے آداب اچھی طرح جانے۔

☆پانچواں ادب

قرآن کی کوئی آیت نہیں بدلی (زیر زبر پیش)

پھر اگلا ادب یہ ہے کے جب قرآن کھولنے لگیں تو اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ یہ وہ کتاب ہے جس کا زیر زبر پیش جزم کوئی آیت بھی بدلی نہیں گئی وہی ہے جو محمدﷺ پر اتری یعنی میں وہی لفظ پڑھ رہا ہو جو حضور نے پڑھے تھے میں وہی لفظ پڑھ رہا ہوں جو فاطمہؓ نے پڑھے تھے میں وہی لفظ پڑھ رہا ہوں جو عائشہؓ نے پڑھے تھے رضی انہوں نے بھی یہی لفظ پڑھے تھے جو میں پڑھ رہا ہوں تو جب یہ پتہ ہوگا کہ اس کی کوئی آیت بدلی نہیں گئی کو لفظ اِدھر اُدھر نہیں ہوا زیر زبر پیش نہیں ہوا تو پھر قرآن کے ساتھ لو ایک عجیب سی کشش پیدا ہوگی یہ کیسی کتاب ہے جو ذرہ سی بھی کسی جگہ سے نہ ہل سکی۔

☆چھٹا ادب

ایک ایسی کتاب پڑھ رہا ہوں ایک ایسا کلام پڑھ رہا ہوں جس کا کوئی جوڑ ممکن نہیں

پھر یہ بھی ادب ذہن میں رکھیں پڑھنے سے پہلے کہ میں ایک ایسی کتاب پڑھ رہا ہوں ایک ایسا کلام پڑھ رہا ہے کہ جس کلام کا کوئی جوڑ ممکن نہیں ہے کوئی اس کا بدل ممکن نہیں ہے کوئی اس کے سامنے نہیں آسکتا کوئی اس جیسی نظیر پیش نہیں کرسکتا قرآن نے دعوی کیا ہے قرآن کہتا ہے اچھا تمہیں اتنا ہی لگتا ہے کہ میرا نبی خود بنا لیتا ہے تم کہتے ہو راتوں کو خود لکھ لیتا ہیں تم کہتے ہو کہ پہاڑ کے پیچھے سے کوئی اس کو بتا تا ہے تو یہ لے آتا ہیں لکھ کر تو اچھا چلو میرا نبی بھی یہی پر ہے اور تم بھی یہی پر ہو سارے لوگ مل جاؤ نہ تو اس جیسی کوئی ایک سورۃ ہی بنا لاؤ اس جیسی ایک سورۃ لے آؤ یک سورۃ کا چیلنج دیتا ہوں سورۃ کوثر جتنی سورۃ بنالاؤ تم بھی تو عرب ہو تمہیں بھی تو عربی آتی ہے تم بھی تو بڑے شاعر ہو تم بھی بڑے اچھے

اچھے کلام پڑھتے ہو سنتے ہو لکھتے ہو لکھو سورۃ کوثر جیسی نہیں لکھ سکتے جب دیکھا کہ نہیں لکھ سکے تو آگے جا کے اللہ نے پھر ایک اور آپشن دے دیا کہ چلو ہم نے تمہاری کمزوری دیکھ لی ہے کہ تم ایک سورۃ نہیں لکھ سکے تو ایک آیت ہی لکھ کے لے آؤ (سبحان اللہ) کوئی ایک آیت ہی اس جیسی لے آؤ تمہیں لگتا ہے کہ میرا نبی خود بنا تا ہے تو ایک آیت ہی اس جیسی لے آؤ آج تک قرآن کا چیلنج چمک رہا ہے قرآن چمکتا رہے گا قیامت تک یہ چیلنج موجود ہے آؤ سارے مفکر اکٹھے ہو جاؤ اس جیسی ایک آیت بنا کے دیکھاؤ نہیں بنا سکتے اس لیے کہ یہ خالق کا کلام ہے یہ اس دلیل کے ساتھ ہے کہ یہ خالق کا کلام ہے ورنہ کوئی بنا ہی لیتا آج تک قرآن کی نذیر ممکن نہیں یہ بھی دل میں رکھ کر کھولے کہ ایک ایسی کتاب کھولنے لگا ہوں جس کا کوئی مقابل نہیں ہے۔

☆ ساتواں ادب

قرآن ایک ہی وقت میں ماضی حال اور مستقبل کی خبریں دیتا ہے۔

پھر ایسی کتاب جسکا ادب ذہن میں لائے کہ یہ خوب صورت ادب ہے کھولنے سے پہلے یہ یاد رکھیں جب قرآن کھولنے لگے کہ یہ وہ کتاب ہے جو ایک ہی وقت میں ماضی حال اور مستقبل کی خبریں دیتی ہے تینوں زمانے کسی کتاب کے لئے بیان کرنا ممکن نہیں ہے یہ کتاب تمہیں ماضی بھی بتائے گی یہ ہزاروں سال پہلے کے واقعات بتائے گی یہ آج جو ہو رہا ہے اس کے اوپر بھی بات کرے گی اور یہ جو قیامت مستقبل میں جو ہوگا وہ بھی بتا دے گی (سبحان اللہ) یہ ساری خبریں دینے پر قادر ہے ایک ایسی کتاب جو کسی صورت بھی تمہیں کسی زمانے میں مرحوم نہیں رکھے گی تمہارے دل میں خیال آرہا ہے کہ کل کیا ہوگا پڑھو قرآن تمہیں بتا رہا ہے آج کیا ہو رہا ہے قرآن میں سب موجود ہے پیچھے کیا ہوا تھا آج سے مجھے کیا پتہ تھا آج سے ہزار سال پہلے کیا ہوا تھا قرآن بتائے گا تمہارے دل میں کوئی الہام آیا ہے کسی زمانے کے بارے میں قرآن پاک کی گفتگو وہ دور کرنے میں تمہاری مدد کرے گی ایک ایسی کتاب جو تمہارے لیے حل ماضی مستقبل کے دروازے کھولنے والی ہے اس کے علاوہ کسی کتاب کو یہ اعزاز حاصل نہیں ہے جو قرآن کو ہے۔

☆ آٹھواں ادب

یہ کتاب ہے کہ جس میں اللہ نے تمام علوم کو اکٹھا کر دیا ہے

قرآن پاک پڑھنے سے پہلے جانے یہ بات بھی جان لے کہ یہ وہ کتاب ہے کہ جس میں اللہ نے تمام علوم کو اکٹھا کر دیا ہیں کوئی علم اس سے باہر نہیں ہر علم کا بیان قرآن میں موجود ہے اور اس کی جامعیت اتنی بڑی ہے کہ کوئی خشک اور تر شے ایسی نہیں جو قرآن میں ہم نے بیان نہ کر دی ہو وہ چاہے خشک ہے یا تر ہے قرآن میں ہم نے اس کا بیان رکھا ہیں ایک صحابی فرماتے ہے

کہ قرآن اتنا وسیع ہے کہ اگر میرے اونٹ کی رسی جس سے میں اپنے اونٹ کو باندھتا ہوں اگر وہ بھی گم ہو جائے تو میں قرآن سے ڈھونڈ لیتا ہوں۔

میرے اونٹ کی رسی کا پتہ بھی اسی کے اندا لکھا ہوا ہیں کہ میرے اونٹ کی رسی کہا پڑی ہے اتنی عظیم کتاب ہے ہمارے گھروں میں ہو ہماری الماریوں میں ہو ہمارے ہاتھوں کی پہنچ میں ہو اور ہم ذلیل و خوار ہوتے رہے علامہ اقبال نے صحیح کہا تھا

ؔوہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر — اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

تم ذلیل ہو رہے ہو خوار ہو رہے ہو جب بھی تم زندگی میں خوار ہو ذلالت ایسی کوئی حالت تمہارے اوپر آئے تو سمجھ لو تم نے قرآن چھوڑا ہوا ہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حملِ قرآن لوگ جو ہے انہیں اللہ ایسی حالت میں آنے دے یہ ممکن نہیں اللہ ایسی حالت میں نہیں آنے دیتا آج ہماری قوم میں آج جو آپ کے سامنے پڑھا یہ تو کچھ بھی نہیں قرآن تو اس سے بھی بہت آگے ہے قرآن اس سے بھی بہت بڑا ہے وہ آیت جس میں اللہ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا تھا کہ

”اے نبی آپ ان لوگوں کی باتوں سے کیوں گھبرا رہے ہیں ہم نے آپ کو قرآن دیا ہوا ہے۔“

کتنے فخر سے کہا تھا کہ آپ گھبرا کیوں رہے ہیں آپ کو پتہ ہے نہ ہم نے قرآن دیا ہوا ہے آپ کو آپ قرآن والے ہیں گھبرانا آپ کا تعلق نہیں پریشان ہونا آپ کا معاملہ ہی نہیں آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں (اللہ) تو آج جو ہم نے اس کے ساتھ سلوک کیا ہوا ہیں اس کا کوئی بیان نہیں قلوں اور دسووں کے لئے لوگوں نے اسے رکھا ہوا ہے اور کوئی اس کو صحیح

پڑھنے کا معاملہ نہیں بنتا اور ہمیشہ اپنے بچوں شکوہ ہے اور آج بھی ہے یہ لوگ ابھی بھی قرآن صحیح نہیں پڑتے ابھی بھی یہ قرآن اسطرح نہیں پڑھتے جس طرح ہم چاہتے ہیں یہ قرآن کے ساتھ انصاف نہیں کرتے یہ قرآن کے ساتھ اس طرح تعلق نہیں رکھتے جس طرح ہم دیکھنا چاہتے ہے ابھی شائد وہ وقت نہیں آیا آئے گا (انشاء اللہ) ضرور آئے گا لیکن ہے ابھی بھی ہے قرآن کے ساتھ شرف نہیں ہے سنتے تو بہت ہیں پڑھتے بھی ہیں سمجھتے بھی ہیں لیکن اس طرح سے قرآن کے ساتھ رابطہ نہیں ہے ورنہ جو حالات نظر آتے ہے پتہ چل جا تا ہیں کہ یہ قرآن کے ساتھ ابھی بھی اس طرح سے نہیں ہوا ابھی بھی اس کے دل میں ڈر خوف ابھی بھی شکوے شکایتیں چل رہی ہے اس کا مطلب ہے یہ بندہ ابھی بھی قرآن کے نور سے آراستہ نہیں ہوا ابھی بھی قرآن کے نور سے اس کا معاملہ بنا نہیں ہے ورنہ اس کا دل مضبوطہ ہو چکا ہوتا قرآن کے نور کی وجہ سے اس کو کسی کا ڈر نہ ہوتا کسی کا غم نہیں کسی کا ملال نہیں یہ چلتا رہتا اللہ کے لیے رسول کے لیے دین کیلئے (سبحان اللہ)

☆نواں ادب

اس کلام کو جو میں پڑھو گا اس مقابل کوئی اور لفظ نہیں ہوسکتا

ایک ایسا کلام پڑھنے لگا ہو جس فصاحت اور بلاگت اتنی عظیم ہے کہ جب کوئی قرآن پڑھتا ہے تو اس کے آگے کوئی کلام پیش نہیں کیا جا سکتا یعنی کہا جائے کہ اس کو سن لو اور ساتھ اس کو بھی سن لو یہ نہیں ہوسکتا قرآن کے مقابلے، میں اگر قرآن پڑھا جائے گا تو قرآن ہی سنا جائے گا اس کے آگے کوئی کلام نہیں آ سکتا اس لیے کہ اسکی فصاحت اس کی **بلاحت** اس قرآن کے اندر جو راز سا موئے ہیں وہ اتنے بڑے ہے کہ کوئی کلام اس کے سامنے وجود میں نہیں آئے گا یہ جان لے کہ اس کلام کو جو میں پڑھو گا اس مقابل کوئی اور لفظ نہیں ہوسکتا ایک تو ہے اس جیسا یہ نہیں اس جیسا تو ممکن ہی نہیں اس جیسا کون لائے ویسے بھی اس کے سامنے کوئی کلام پڑھا نہیں جا سکتا بغیر اس کے کہ اس جیسا بنایا جائے اسکے سامنے کوئی کلام نہیں آ سکتا جب قرآن پڑھا جائے گا تو قرآن ہی سنا جائے گا جب قرآن پڑھا جائے گا تو قرآن کی طرف ہی دھیان ہوگا جب قرآن پڑھا جائے گا تو قرآن خود کھینچ لے گا قرآن کی کشش لوگو ں کو لے جائے گی۔ (اللہ اکبر)

چونکہ افسوس کا مقام یہ ہے کہ ہم اس عظیم محبت دل کی محبتوں سے محروم ہے ہمارے اندر یہ جذبے پیدا ہی نہیں ہوتے تو جب قرآن کھولتے ہے تو ایک عام کتاب کی طرح سے اس کو پڑھتے ہیں اور میں اکثر کہا کرتا ہو کہ

ابھی زندگی ہے ابھی سے پڑھ لو جب موت آجائے گی تو یہ نہیں ہوگا اور ان سے پوچھ لو جو قبروں میں چلے گے ہیں کہتے ہے مولا ایک بار بھیج دے ساری زندگی قرآن سے نظریں نہیں ہٹائیں گے یہ بہت بڑی دولت ہے جو ہمیں ابھی بھی قرآن دیکھنے کو پڑھنے کو مل رہا ہے اس جملے کو ابھی آپ نہیں سمجھ پائے گے۔

جب آپ اس کیفیت میں آئے گے تو تب آپ کو پتہ چلے گا کے یہ کیا کہا جا رہا ہے کہ ابھی زندگی میں قرآن پڑھ لو اس کے بعد یہ نہیں ملے گا اسی طرح رہے گا آج بھی ہے کل بھی ہے سو سال بعد بھی ایسے ہی رہے گا یہ دو ہزار ۳۰ میں بھی ایسے ہی ہوگا دو ہزار ۴۰ میں بھی ایسے ہی ہوگا یہ سن تین ہزار آئے گا تو قرآن پھر بھی ایسے ہی ہوگا تم قبروں میں اتر جاؤ گے تمہا ری مٹی بن چکی ہوگی تمہاری ہڈیوں کے سرمے بن چکے ہونگے لیکن قرآن کی آیتیں اسی طرح **فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ** کوئی لفظ نہیں بدلے گا قرآن ویسے ہی رہے گا ایک اسی اعلی شے جو کبھی بھی زائل ہوسکتی ہے نہ کسی بھی حالت میں اسکا نور کم ہوسکتا ہے وہ ہمیشہ لہلاتی رہے گی تم بھی اس کے ساتھ لگ جاؤ جتنی دیر زمین پر موجود ہو تم بھی لہلانے لگو گے تم بھی نورانی ہو جاؤ گے تم بھی اس کے ساتھ لگ جاؤ گے (اللہ) یہ وہ آداب تھے جو آپ کے سامنے رکھے ہیں قرآن کو پڑھنے سے پہلے قرآن کی آیت کو سمجھنے سے پہلے کے آداب ہے **اللہ مجھے اور آپ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں (آمین)**